فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

FAIZANE TAJUSHSHARIAH JARI RAHEGA

SHAR'EE COUNCIL OF INDIA BAREILLY SHARIF

شرعی کونسل آف انڈیا

(بریلی شریف)

ستر ہواں فقہی سیمینار

۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء

موضوع: ۲

حدود حرم میں بار بار آنے جانے والے آفاقیوں کے لئے احرام کا مسئلہ

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتیٔ اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری**

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

٩٢/٧٨٦

سوال نامہ

حدودِ حرم میں بار بار آنے جانے والے آفاقیوں کے لیے احرام کا مسئلہ

آج کل برق رفتار سواریوں اور تیز رفتار تجارتی سرگرمیوں کی بنا پر اور وسائل آمد ورفت کی کثرت وسہولت کی وجہ سے اہل مکہ مکرمہ کا حدود حرم سے باہر جا کر پھر مکہ مکرمہ واپس آجانا 24 گھنٹے میں کئی کئی بار ہو جاتا ہے، یوں ہی حجاز مقدس کے دوسرے شہروں کے باشندے مختلف اغراض ومقاصد کے تحت بار بار مکہ مکرمہ آتے جاتے رہتے ہیں، خاص کر کمپنیوں کے ملازمین ٹیکسی ڈرائیور حضرات کو حدود حرم کے حدود میں بلکہ میقات سے بھی باہر جانا آنا ہوتا رہتا ہے۔

فقہائے کرام نے کتب حدیث وفقہ کی روشنی میں یہ صراحت فرمادی ہے کہ حدود میقات کے اندر رہنے والا (غیر آفاقی / مکی) اگر ضرورت کے پیش نظر بار بار مکہ مکرمہ جاتا آتا ہو تو اسے ہر بار احرام باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ بلا احرام بھی مکہ مکرمہ آجا سکتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"من کان داخل المیقات لہ ان یدخل مکۃ بغیر احرام لحاجتہ لانہ یکثر دخول مکۃ وفی ایجاب الاحرام فی کل مرۃ حرج بین" (فتح القدیر، ج3، ص425)

علامۂ اجل امام بدر الدین عینی قدس سرہٗ قمطراز ہیں:

"وقال ابن عمر لا اعلم خلافا بین فقہاء الامصار فی الحطابین بذالك لما علیہم فیہ من المشقۃ ملتقطا" (عمدۃ القاری، ج1، ص205)

مگر فقہائے کرام کے یہ ارشادات خاص کر ان حضرات کے لیے ہیں جو داخل میقات بلفظ دیگر مکی ہوں اور ان کا ضرورت کے تحت بار بار مکہ مکرمہ آنا جانا ہوتا ہو۔

رہے وہ لوگ جو حدود میقات سے باہر بلفظ دیگر آفاقی ہوں، فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق ان کو بغیر احرام میقات کے اندر آنا جانا جائز نہیں خواہ وہ حج وعمرہ کے لئے آئیں یا کسی اور غرض سے آئیں، اگر انہیں مکہ مکرمہ آنا ہے تو احرام میں ہی آنا ہو گا۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے:

"ثم الآفاقی اذا انتہی الیہا علی قصد دخول مکۃ علیہ ان یحرم قصد الحج او العمرۃ او لم یقصد عندنا لقولہ علیہ السلام لا یجاوز احد المیقات الا محرما ولان وجوب الاحرام لتعظیم ہذہ البقعۃ الشریفۃ فیستوی فیہ الحاج والمعتمر و یرھا" (ہدایہ، ج2، ص214)

آپ جیسے صاحبِ بصیرت اور بالغ نظر حضرات سے یہ مخفی نہیں کہ جو آفاقی ملازمت یا ڈرائیوری وغیرہ کے پیش نظر متعدد بار مکہ مکرمہ جاتا آتا ہو، اسے ہر بار احرام میں ہی جانے کا حکم دینا کس قدر مشقت کا باعث ہے، اب ایک طرف حکم شرع ہے اور دوسری طرف لوگوں کی

ضرورت و مجبوری اور پریشانی ہے ایسے حالات میں جو آفاقی چوبیس گھنٹے میں کئی کئی بار مکہ مکرمہ جاتا رہتا ہو، اس کے لیے کیا حکم ہونا چاہیے؟ اس حوالے سے چند سوالات حاضر خدمت ہیں، امید قوی ہے کہ آپ اپنی فقیہانہ بالغ نظری سے ان کا تسلی بخش جواب تحریر فرماکر "شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف" کے ذریعے امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی فرمائیں گے۔

سوالات:

(۱) آفاقی کے لیے احرام باندھنا صرف حج وعمرہ کی صورت میں خاص ہے یا مطلق دخول مکہ مکرمہ کی صورت میں یہ حکم ہے؟

(۲) جو آفاقی بار بار حرم میں آتا جاتا ہو، مثلاً لکڑہارے وغیرہ، فقہائے کرام نے اس کے لئے احرام کس بنا پر لازم نہیں فرمایا؟

(۳) اگر کوئی بار بار مکرمہ آتا جاتا ہو تو اسے "حطابین" کے ساتھ لاحق کرسکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر کرسکتے ہیں تو مناط الحاق کیا ہے؟

مرتب سوالات: محمد اختر حسین قادری، دارالعلوم علیمیہ، جمداشاہی، بستی

❊ ❊ ❊

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

بابت: حدودِ حرم میں بار بار آنے جانے والے آفاقیوں کے لیے احرام کا مسئلہ

فیصلہ و تجویز: حدودِ حرم میں بار بار آنے جانے والے آفاقیوں کے لیے احرام کا مسئلہ

سوال(۱): آفاقی کے لئے احرام باندھنا صرف حج وعمرہ کی صورت میں خاص ہے یا مطلق دخول مکہ مکرمہ کی صورت میں یہ حکم ہے؟

الجواب(۱): باتفاق جملہ مندوبین کرام طے ہوا کہ آفاقی کے لئے احرام باندھنے کا حکم صرف حج وعمرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ حکم مطلق دخول مکہ مکرمہ کی صورت میں ہے لہٰذا مکہ مکرمہ کا قصد کرنے والے ہر آفاقی کے لئے لازم ہے کہ حدودِ میقات سے حالتِ احرام میں ہی تجاوز کرے۔ ہدایہ میں ہے: "ثم الآفاقی اذا انتھیٰ الیھا علیٰ قصد دخول مکة علیه ان یحرم قصد الحج او العمرة او لم یقصد عندنا لقوله علیه السلام لا یجاوز احد المیقات الا محرما ولأن وجوب الاحرام لتعظیم ھٰذه البقعة الشریفة فیستوی فیه الحاج والمعتمر و یرھما" [ج۲، ص۲۱۴، مجلس برکات]۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لا یجوز للآفاقی ان یدخل مکة بغیر احرام نوی النسك او لا" [ج۱، ص۲۴۵]۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال(۲): جو غیر آفاقی بار بار حرم میں آتا جاتا ہو مثلاً لکڑہارے وغیرہ فقہائے کرام نے اس کے لئے احرام کس بنا پر لازم نہیں فرمایا؟

الجواب(۲): جملہ مندوبین عظام اس امر پر متفق ہیں کہ جو غیر آفاقی بار بار حرم میں آتا جاتا ہو، مثلاً حطابین وغیرہ، ان کے لئے فقہائے کرام نے ارشادِ حدیث پاک کے پیش نظر حرج ومشقت کی بنا پر احرام باندھنا لازم نہیں فرمایا ہے بلکہ بغیر احرام انہیں حرم میں جانے کی اجازت ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رخص للحطابین ان یدخلوا مکة بغیر احرام" [بدائع الصنائع، ج۲، ص۳۷۵، بیان مکان الاحرام، دار الکتاب]۔ مبسوط میں ہے: "وھٰذا لأنا لو الزمناھم الاحرام فی کل وقت کان علیھم من الضرر ما لا یخفیٰ فربما یحتاجون الیه فی کل یوم فلھٰذا جوزنا لھم الدخول بغیر احرام" [ج۲، ص۵۱۴، باب المواقیت، دار الفکر]۔ عمدۃ القاری میں ہے: "وقال ابو عمر لا اعلم خلافا بین فقھاء الامصار فی الحطابین ومن یدمن الاختلاف الیٰ مکة ویکثره فی الیوم واللیلة انھم لا یأمرون بذلك لما علیھم فیه من المشقة" [ج۷، ص۵۳۵، ۵۳۶، باب دخول الحرم و مکة بغیر احرام، زکریا بکڈپو]۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

سوال(۳): اگر کوئی آفاقی بار بار مکہ مکرمہ آتا جاتا ہو تو اسے "حطابین" کے ساتھ لاحق کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب(۳): اس موضوع کا کلیدی سوال یہ تھا کہ اگر کوئی آفاقی بار بار مکہ مکرمہ آتا جاتا ہو تو اسے حطابین کے ساتھ لاحق کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کے جواب میں محققین کرام اور مفتیان عظام نے خوب بحث ومباحثہ فرمایا اور طویل علمی مذاکرہ کے بعد بھی کسی ایک موقف پر متفق نہ ہو سکے اور دوبارہ غور وفکر کی ضرورت محسوس کی گئی اس لئے نمبر تین اور چار کے جواب میں مزید غور کرنے کے لئے ان کو آئندہ پر رکھ دیا گیا ہے۔

نوٹ: مندوبین کرام "فتاویٰ رضویہ" جلد۳ ص۶۵۶ تا ۶۵۹ کا خصوصی مطالعہ فرما کر تشریف لائیں۔

❊ ❊ ❊